صَرف و نَحو

☆ کثیر الانتخابی سوالات میں پانچ سوالات کا تعلق گرامر اور تلفظ والے حصے سے ہوتا ہے۔

ہر زبان کے لیے کچھ اُصول اور قوانین ہوتے ہیں جن سے اس زبان کو صحیح طور سے سیکھا اور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اُردو زبان کے بھی کچھ اصول ہیں، جنھیں گرامر یا قواعد کہا جاتا ہے۔ ان کے جاننے سے ہم اُردو زبان کو ٹھیک ٹھیک بول اور سمجھ سکتے ہیں۔

قواعد کے دو حصے ہوتے ہیں:

(۱) حصہ صَرف　　(۲) حصہ نَحو

صَرف: قواعد کا وہ حصہ ہے جس میں الفاظ سے بحث کی جاتی ہے یعنی یہ لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مؤنث، اسم ہے یا فعل اور یا حرف ہے۔ اس حصہ قواعد میں صرف کلمات و الفاظ ہی موضوعِ بحث ہوتے ہیں۔

نَحو: قواعد یا گرامر کا وہ حصہ ہے جس میں مرکب جملوں اور عبارتوں سے بحث کی جاتی ہے۔

حصہ صرف

لفظ:

انسان اپنی زبان سے جو کچھ بولتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں، جیسے: کتاب۔ قلم۔ پانی۔ روٹی۔

لفظ کی قسمیں

(۱) لفظِ موضوع　　(۲) لفظِ مہمل

(۱) لفظِ موضوع: وہ لفظ جس کے کچھ معنی ہوں اُسے لفظِ موضوع کہتے ہیں۔ مثلاً میز۔ کھانا۔

(۲) لفظِ مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے: وتاب۔ ووٹی۔ وانا۔

لفظِ موضوع کی قسمیں

(۱) کلمہ　　(۲) کلام

(۱) کلمہ: اکیلے بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے: مسجد۔ آیا۔ گھر۔

(۲) کلام: دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کے مجموعے کو کلام یا مرکب کہتے ہیں۔ جیسے: نیک لڑکا۔ طاہر نیک ہے۔

کلمہ کی قسمیں

(۱) اسم　　(۲) فعل　　(۳) حرف

(۱) اسم: وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، کسی جگہ یا کسی چیز یا کیفیت کا نام ہو جیسے: محمود۔ لاہور۔ پنکھا یا نام کی جگہ استعمال ہو مثلاً وہ۔ وہاں۔

(۲) فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا ہونا معلوم ہو جیسے: آیا۔ جاتا تھا۔ لکھے گا۔

(۳) حرف: وہ کلمہ جو اکیلا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر معنی دے اور ان میں تعلق بھی پیدا کرے جیسے: میں گھر سے مسجد تک گیا۔ اس میں ''سے'' اور ''تک'' دو حرف ہیں۔

اسم کی قسمیں

(۱) اسمِ ذات　　(۲) اسمِ صفت

(۱) اسمِ ذات: وہ اسم جو کسی وجود اور حقیقت کو ظاہر کرے جیسے: محمود۔ قلم۔ دیوار۔

(۲) اسمِ صفت: وہ اسم ہے جو کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کرے جیسے: نیک لڑکی۔ تیز گھوڑا۔ یہاں "نیک" اور "تیز" اسمِ صفت ہیں۔

اسم کی استعمال کے لحاظ سے قسمیں

(۱) اسمِ معرفہ　(۲) اسمِ نکرہ

(۱) اسمِ معرفہ:

وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے: کوہ ہمالیہ، بانگِ درا، لاہور، محمود غزنوی۔ اسمِ معرفہ کو "اسمِ خاص" بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) اسمِ نکرہ:

وہ اسم ہے جو کسی عام چیز، شخص یا جگہ کے عام نام کو ظاہر کرے۔ جیسے: پہاڑ، کتاب، شہر، آدمی۔ اسمِ نکرہ کو "اسمِ عام" بھی کہتے ہے۔

اسمِ معرفہ کی قسمیں

(۱) اسمِ علَم　(۲) اسمِ ضمیر　(۳) اسمِ موصول　(۴) اسمِ اشارہ

(۱) اسمِ علَم:

وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے جیسے: شاعرِ مشرق، غالب، مٹھو، ابنِ قاسم، شمس العلما۔

اسمِ علَم کی قسمیں

اسمِ علَم کی پانچ اقسام ہوتی ہیں۔

(۱) خطاب　(۲) لقب　(۳) تخلص　(۴) کُنیت　(۵) عُرف

(۱) خطاب:

وہ اسمِ معرفہ ہے جو کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دیا جائے جیسے: رستمِ زماں۔ شمس العُلما۔ خان بہادر۔

(۲) لقب:

وہ اسمِ معرفہ جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے جیسے: موسیٰ کلیم اللہ۔ عیسیٰ روح اللہ۔ قائدِاعظمؒ۔ قائدِ ملّت۔

(۳) تخلص:

وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں استعمال کے لیے رکھ لیتے ہیں جیسے: محمد ابراہیم ذوقؔ۔ مرزا اسداللہ خاں غالبؔ۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ۔ ان میں ذوقؔ، غالبؔ اور حالیؔ تخلص ہیں۔

(۴) کُنیت:

وہ اسم ہے جو باپ، ماں یا بیٹے یا اور کسی تعلق کی وجہ سے پکارا جائے جیسے ابنِ خطابؓ۔ ابنِ مریم۔ ابوالقاسمؐ۔ ابوترابؓ۔ ان میں ابنِ خطاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ان کے والد خطاب کی وجہ سے۔ ابنِ مریم عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے۔ حضرت مریم ان کی والدہ کی وجہ سے۔ ابوالقاسم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے۔ ابوتراب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

(۵) عُرف:

وہ اسم ہے جو یا تو والدین بچپن ہی سے بچے کا پیار سے ایک نام رکھ دیتے ہیں یا اصل نام بگڑ کر یا پھر کسی انسانی خوبی یا نقص کی وجہ سے اس کا کوئی ایک نام مشہور ہو جاتا ہے۔ جیسے پپّو، مٹھو، چندا، مُنّی، جاوید سے جیدا، رشید سے شیدا۔ اکرم سے اکی، بگا یا بگو، لنگڑا، گونگا، چھوٹو، لمبو۔

(۲) اسمِ ضمیر:

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے۔ جیسے: ندیم آیا اس نے سبق پڑھایا اور وہ چلا گیا۔ اس میں "اس" اور "وہ" دونوں ضمیریں ہیں جو ندیم کی

جگہ استعمال ہوئی ہیں۔ ضمیر جس کی جگہ استعمال ہوتی ہے اسے "مرجع" کہتے ہیں۔

اسمِ ضمیر کی قسمیں

(۱) ضمیر فاعلی (۲) ضمیر مفعولی (۳) ضمیر اضافی

(۱) ضمیر فاعلی: وہ ضمیر ہے جو کسی فعل کا فاعل بن رہی ہو۔ جیسے: وہ۔ اس۔ انھوں۔ تو۔ تم۔ مَیں۔ ہم

(۲) ضمیر مفعولی: وہ ضمیر جو مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: اُسے۔ انھیں۔ تجھے۔ تمھیں۔ مجھے۔ ہمیں

(۳) ضمیر اضافی: وہ ضمیر جو مضاف الیہ بن کر استعمال ہو۔ جیسے: اُس کا۔ اُن کا۔ تیرا/تیری۔ تمھارا/تمھاری۔ میرا/میری۔ ہمارا/ہماری

(۳) اسم موصول: وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں وہ یہ ہیں: جو۔ جو کوئی۔ جس۔ جسے۔ جنھوں۔ جنھیں۔ جو کچھ۔ جو چیز۔

(۴) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ یہ ہیں: وہ۔ یہ۔

"وہ" دور کی چیز کے لیے اور "یہ" نزدیک کی چیز کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے: وہ لڑکا۔ یہ کتاب۔ یہاں "وہ" اور "یہ" اسم اشارہ ہیں لڑکا اور کتاب مشارٌ الیہ۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ "وہ" اور "یہ" بطور ضمیر واحد غائب بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس حالت میں انھیں **ضمیر اشارہ** کہتے ہیں۔ دونوں میں یہ فرق ہے کہ جب "وہ" اور "یہ" اسم اشارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں تو اسمِ اشارہ پہلے اور مشارٌ الیہ بعد میں آتا ہے، لیکن ضمیر اشارہ کی صورت میں ان کے مشارٌ الیہ کا جسے مرجع کہا جاتا ہے "وہ" اور "یہ" سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ اسمِ ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کو اسم معرفہ کی قسموں میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ اسم ضمیر، اسمِ اشارہ اور اسم موصول کو جن اسموں سے تعلق ہوتا ہے معرفہ بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

اسم نکرہ کی قسمیں

(۱) اسم آلہ (۲) اسمِ صَوت (۳) اسمِ تصغیر یا مصغّر (۴) اسمِ مکبّر (۵) اسمِ ظرف

(۱) اسم آلہ:

وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کو ظاہر کرے۔ جیسے: چاقو۔ قینچی۔ چھری۔ تلوار۔ بندوق۔ عربی اور فارسی کے اسم آلہ بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے: مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) مسواک۔ مقراض (قینچی) مسطر (فٹ رول یا پیمانہ) قلم تراش (چاقو) وغیرہ۔

(۲) اسم صَوت:

وہ اسم نکرہ ہے جو کسی آواز کو ظاہر کرے جیسے: سائیں سائیں (ہوا کی آواز)۔ کائیں کائیں (کوے کی آواز)۔ چھم چھم (بارش کی آواز)۔ غٹرغوں (کبوتر کی آواز)۔ ٹن ٹن (گھنٹی کی آواز)۔ کُو کُو (کوئل کی آواز)۔

(۳) اسم تصغیر یا مصغّر:

وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر کرے جیسے: دیگچی، باغیچہ، پیالی، غالیچہ (چھوٹا قالین)۔ بچونگڑا۔ ڈھولک۔ مردوا (غیر آدمی)۔ پگڑی۔ مکھڑا۔

(۴) اسم مکبّر:

وہ اسم نکرہ جو کسی چیز کا بڑا پن ظاہر کرے۔ جیسے: شہنشاہ، شاہتوت۔ شہتیر۔ شاہ رگ۔ شاہ سوار۔ شہ زور۔ شہ پر (بڑا پر)۔ پگڑ۔ گھڑ۔ جھنگڑ۔ چھتر۔ شاہ کار۔

(۵) اسم ظرف:

وہ اسم نکرہ ہے جس سے کوئی جگہ یا وقت ظاہر ہو جیسے: دفتر۔ سکول۔ کارخانہ۔ صبح۔ شام۔ آج۔ کل۔

اسم ظرف کی قسمیں

(۱) ظرفِ مکاں (۲) ظرفِ زماں

(۱) ظرفِ مکاں:

وہ اسم نکرہ جو کسی جگہ کو ظاہر کرے۔ جیسے: مسجد۔ مدرسہ گھر۔ سٹیشن۔ سبزی منڈی نمکدان۔ شفاخانہ۔ عیدگاہ۔ کتب خانہ۔ تارگھر۔ ڈاک خانہ۔

(۴) ظرفِ زماں:

وہ اسم نکرہ جو کسی وقت کو ظاہر کرے جیسے: صبح۔شام۔دوپہر۔رات۔دن۔سال۔مہینا۔ہفتہ۔منٹ۔سیکنڈ۔آج۔کل۔

اسم کی بناوٹ کے اعتبار سے قسمیں

(۱) اسمِ جامد (۲) اسمِ مصدر (۳) اسمِ مشتق

(۱) اسمِ جامد:

وہ اسم ہے جو نہ خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنے۔جیسے: اینٹ۔درخت۔چٹان۔دولت۔چٹائی۔

(۲) اسمِ مصدر:

وہ اسم جو خود تو کسی سے نہ بنے لیکن اس سے بہت سے اسم اور فعل بنیں۔جیسے: لکھنا سے لکھنے والا۔لکھا وغیرہ۔

اردو زبان میں "نا" مصدر کی علامت ہے مثلاً اٹھنا۔جاگنا۔لیکن کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں "نا" آتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔جیسے: سکھا۔کانا۔نانا۔پرانا۔بچھونا (بستر)۔پھونا۔تانا۔بانا۔سونا (دھات)۔یہ مصدر نہیں ہیں۔

مصدر کی قسمیں

(۱) مصدرِ مفرد (۲) مصدرِ مرکب (۳) مصدرِ لازم (۴) مصدرِ متعدی

(۱) مصدرِ مفرد:

وہ اسم جو شروع ہی سے مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے: آنا۔جانا۔پڑھنا۔لکھنا۔کہنا۔

(۲) مصدرِ مرکب:

وہ اسم ہے جو کسی مصدر کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر دوسرا مصدر بنا لیتے ہیں اُسے مصدرِ مرکب کہتے ہیں۔جیسے: قے آنا۔بہک جانا۔کلمہ پڑھنا۔قصیدہ لکھنا۔سچ کہنا وغیرہ۔

(۳) مصدرِ لازم:

وہ مصدر ہے جس سے بنے ہوئے تمام افعال لازم ہوں۔وہ فعل جو صرف فاعل لازم کہلاتا ہے۔جس مصدر سے یہ فعل بنے گا وہ مصدر بھی لازم ہوگا جیسے: آنا۔جانا۔چلنا۔دوڑنا۔ہنسنا۔رونا۔بھاگنا۔سونا۔جاگنا۔اُچھلنا۔کودنا وغیرہ سب مصدر لازم ہیں۔

(۴) مصدرِ متعدی:

وہ مصدر ہے جس سے متعدی افعال بنتے ہیں اور متعدی فعل وہ ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔جن مصادر سے یہ متعدی افعال بنیں گے وہ مصدر متعدی ہوں گے جیسے: پڑھنا۔کھانا۔پینا۔پیٹنا۔دوڑانا۔رلانا۔بھگانا۔اچھالنا۔دیکھنا۔سننا وغیرہ سب مصدر متعدی ہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ مصدر لازم کو مصدر متعدی بنا لیتے ہیں جس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

۱۔ مصدرِ لازم کی "نا" سے پہلے "الف" لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: چلنا مصدر لازم سے "چلانا" مصدر متعدی بن جائے گا۔ہنسنا مصدر لازم سے "ہنسانا" مصدر متعدی بن جائے گا۔

۲۔ مصدرِ لازم کے دوسرے حرف کے بعد "الف" لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔جیسے: اچھلنا سے "اچھالنا" مصدر متعدی بن جاتا ہے۔

۳۔ مصدرِ لازم کے دوسرے حرف کے بعد "ی" لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔جیسے: سمٹنا سے "سمیٹنا" "سکڑنا" سے "سکیڑنا"۔

(۳) اسمِ مشتق:

وہ اسم ہے جو خود تو مصدر وغیرہ سے بنے لیکن اس سے پھر کوئی لفظ نہ بنے جیسے: لکھنا سے لکھنے والا، لکھنے والی، لکھا ہوا، لکھتا ہوا، الفاظ بنتے ہیں لیکن آگے ان سے کوئی لفظ نہیں بنتا۔

اسمِ مشتق کی قسمیں

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم حالیہ (۴) اسم حاصل مصدر (۵) اسم معاوضہ

(۱) اسمِ فاعل:

وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل کو ظاہر کرے جیسے: وسیم لکھنے والا۔ مقیم پڑھنے والا۔ ان میں وسیم کو لکھنے والا اور مقیم کو پڑھنے والا کہہ کر دونوں کا فاعل ہونا ظاہر کیا ہے اس لیے لکھنے والا اور پڑھنے والا اسم فاعل کہلاتے ہیں۔

فارسی کے اسم فاعل بھی اردو میں مستعمل ہیں مثلاً راہبر۔ سرمایہ دار۔ کتب فروش۔ خیر خواہ۔ باغبان تو پچی۔ طلب گار۔ باشندہ۔ دانش ور۔ جادوگر۔ گھڑی ساز۔ خدمت گار۔ پرہیز گار۔

(۲) اسم مفعول:

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کا مفعول ہونا ظاہر کرے جیسے: لکھا ہوا خط۔ پڑھی ہوئی کتاب۔ ان جملوں میں لکھا ہوا اور پڑھی ہوئی اسم مفعول ہیں، کیونکہ یہ دونوں خط اور کتاب کا مفعول ہونا ظاہر کر رہے ہیں۔

(۳) اسم حالیہ:

وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے جیسے: نعیم ہنستا ہوا آیا۔ وسیم نے کامران کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پہلے جملے میں "ہنستا ہوا" فاعل نعیم کی حالت بیان کر رہا ہے۔ دوسرے جملے میں "پڑھتے ہوئے" کامران جو کہ مفعول ہے، کی حالت بیان کر رہا ہے لہٰذا "ہنستا ہوا اور پڑھتے ہوئے" دونوں اسم حالیہ ہیں۔

اسم حالیہ بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "ہوتا ہوا" لگا دینے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے جیسے: لکھنا سے لکھتا ہوا۔ لکھتی ہوئی۔ پڑھنا سے پڑھتا ہوا اور پڑھتی ہوئی اسم حالیہ ہیں۔

(۴) اسم حاصل مصدر:

وہ اسم مشتق ہے جو مصدر تو نہ ہو لیکن معنی اور اثر مصدر کا ظاہر کرے مثلاً آہٹ (آنا)، لڑائی (لڑنا)، دباؤ (دبانا)، چنانچہ آہٹ، لڑائی، دباؤ حاصل مصدر ہیں۔

(۵) اسم معاوضہ:

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام یا کسی خدمت کی اجرت اور بدلے کی معنی دے مثلاً پسوائی۔ دھلائی

اسم معاوضہ بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "ائی" لگا دینے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے جیسے: رنگوانا سے رنگوائی۔ لگوانا سے لگوائی۔ دھلانا سے دھلائی۔ اٹھوانا سے اٹھوائی۔ پسوانا سے پسوائی وغیرہ۔

اسم صفت

وہ اسم ہے جس سے کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے مثلاً نیک لڑکا، اُونچی دیوار۔ ان میں نیک اور اُونچی اسم صفت ہیں۔ جس کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے اسے اسم موصوف کہتے ہیں۔ جیسے: اُوپر کی مثالوں میں لڑکا اور دیوار اسم موصوف ہیں۔ اسم صفت کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ (۱) صفت اصلی (۲) صفت نسبتی

فعل

فعل:

وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا کسی زمانے میں معلوم ہو جیسے: نعیم آیا۔ طاہر نے کتاب پڑھی۔

فعل کا تعلق زمانے کے ساتھ ہوتا ہے اور زمانے تین ہیں۔

۱۔ زمانہ ماضی: جو گزر چکا ہے اسے زمانہ ماضی کہتے ہیں۔

۲۔ زمانہ حال: وہ زمانہ جو موجود ہے اسے حال کہتے ہیں۔

۳۔ زمانہ مستقبل: آئندہ زمانہ کو زمانہ مستقبل کہتے ہیں۔

فعل کی قسمیں

(۱) فعل ماضی	(۲) فعل حال	(۳) فعل مستقبل	(۴) فعل مضارع	(۵) فعل امر	(۶) فعل نہی
(۷) فعل لازم	(۸) فعل متعدی	(۹) فعل معروف	(۱۰) فعل مجہول	(۱۱) فعل تام	(۱۲) فعل ناقص

(۱)　**فعل ماضی:**

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: ندیم گیا۔ فریدہ خط لکھتی تھی۔

فعل ماضی کی قسمیں

(۱) ماضی مطلق　(۲) ماضی قریب　(۳) ماضی بعید　(۴) ماضی شکیہ　(۵) ماضی تمنائی　(۶) ماضی استمراری

(۱)　**ماضی مطلق:**

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا صرف گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ نزدیک کا ہے یا دور کا۔ مثلاً وہ آیا۔ تم گئے۔

(۲)　**ماضی قریب:**

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا نزدیک کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے:　ندیم آیا ہے۔ فرح گئی ہے۔

(۳)　**ماضی بعید:**

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا دیر کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: مقیم نے لکھا تھا۔

ماضی بعید بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ''تھا'' لگا دینے سے ماضی بعید بن جاتا ہے۔

(۴)　**ماضی شکیہ:**

وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک معلوم ہو۔ جیسے: اس نے خط لکھا ہو گا۔

ماضی شکیہ بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ''ہو گا'' لگا دینے سے ماضی شکیہ بن جاتا ہے۔

(۵)　**ماضی تمنائی:**

وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو، تمنا یا شرط معلوم ہو جیسے: کاش وہ محنت کرتا۔ اگر وہ آتا۔

ماضی تمنائی یا شرطیہ بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر میں ''نا'' ہٹا کر ''تا'' لگا دیتے ہیں اور شروع میں ''کاش یا اگر'' لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ماضی تمنائی یا شرطیہ بن جاتا ہے۔

(۶)　**ماضی استمراری:**

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار اور مسلسل معلوم ہو جیسے وہ لکھتا تھا۔

ماضی استمراری بنانے کا طریقہ:

مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا تھا'' یا ''رہا تھا'' لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔

فعل حال: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: فوزیہ کتاب پڑھتی ہے۔ فریدہ مضمون لکھ رہی ہے۔

فعل حال بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا ہے'' لگا دینے سے فعل حال اور ''رہا ہے'' لگا دینے سے فعل حال جاری بن جاتا ہے۔

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: رضوان ملتان جائے گا۔

فعل مستقبل بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ے گا'' لگا دینے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ اور آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: عدنان آئے۔ آئے فعل مضارع ہے۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ئے'' لگا دینے سے فعل مضارع بن جاتا ہے۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے تو آ۔ تم کھاؤ۔

فعل امر بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر جو باقی بچے فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہو گا۔ فعل امر کے حقیقت میں دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر ہوتے ہیں کیونکہ حکم حاضر اور موجود کو دیا جاتا ہے چنانچہ باقی صیغے فعل مضارع کے استعمال کیے جاتے ہیں۔

فعل نہی: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے: تو نہ جا۔ تم مت آؤ۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ: فعل امر کے شروع میں ''نہ''یا ''مت'' لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔اس کی حالت بھی فعل امر کی طرح ہے۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے: ندیم ہنسا۔گھوڑا دوڑا۔ان دونوں جملوں میں ''ہنسا'' اور ''دوڑا'' دونوں فعل لازم ہیں کیونکہ ندیم اور گھوڑا دونوں فاعل ہیں جن کے ذکر کر دینے کے بعد فعلوں کے معانی پورے ہو گئے۔آیا۔گیا۔دوڑا۔چلا۔ہنسا۔رویا۔بھاگا وغیرہ سب فعل لازم ہیں۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ مفعول بھی چاہے جیسے: استاد نے سبق پڑھایا۔اس جملے میں ''پڑھایا'' فعل متعدی ہے۔ استاد فاعل ہے۔جس کے ذکر کرنے کے بعد سبق جو مفعول ہے کے ذکر کیے بغیر فعل کے معنی مکمل نہیں ہوتے۔چنانچہ لکھا۔پڑھا۔کھایا۔پیا۔بیٹھا۔دیکھا وغیرہ فعل متعدی ہیں۔

فعل معروف: وہ فعل ہے۔جس کا فاعل معلوم ہو جیسے طاہرہ آئی۔اس جملے میں ''آئی'' فعل معروف ہے کیونکہ اس کا فاعل ''طاہرہ'' معلوم ہے۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے۔جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے: ''خط لکھا گیا'' اس جملے میں ''لکھا گیا'' فعل مجہول ہے۔کیونکہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔فعل مجہول جس اسم پر واقع ہوتا ہے اسے نائب فاعل یا مفعول مالم یُسَمّ فاعلہٗ کہتے ہیں۔فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی سے بنتے ہیں۔فعل لازم سے مجہول نہیں بنتا۔

فعل مجہول بنانے کا طریقہ:

جس مصدر سے فعل مجہول بنانا ہو پہلے اس مصدر کو مصدر مجہول بنالیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس مصدر کی ماضی مطلق کے آخر میں ''جانا'' لگا کر پہلے مصدر مجہول بنایا جائے اس کے بعد مذکورہ بالا طریقوں سے تمام قسم کے فعل مجہول بن جائیں گے۔جیسے: لکھنا مصدر سے فعل مجہول بنانے کے لیے اس مصدر کو مجہول بنایا ''لکھا جانا'' جس سے مثلاً ''لکھا گیا'' ماضی مطلق مجہول بن گیا اسی طرح دوسرے افعال بھی مجہول بن جاتے ہیں۔

فعل تام: وہ فعل ہے جو اگر فعل لازم ہے تو فاعل کا ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: سعید آیا۔یہاں آیا ''فعل تام'' ہے۔سعید ''فاعل'' کے ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی پورے ہو گئے اور اگر فعل متعدی ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کا ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: اسلم نے خط لکھا۔اس جملے میں لکھا ''فعل تام'' ہے کیونکہ اسلم ''فاعل'' اور خط ''مفعول'' کے بعد معنی مکمل ہو گئے۔ایسے فعل تام کہلاتے ہیں۔

فعل ناقص: وہ فعل ہے جس کے ساتھ ایک اسم ذات کا ذکر کرنے کے بعد جب تک دوسرے اسم صفت کا ذکر نہ کیا جائے اس کے معنی مکمل نہ ہوں جیسے: ندیم نیک ہے۔''ہے'' فعل ناقص ہے ندیم کے اسم کا ذکر کرنے کے بعد جب تک ''نیک'' اسم صفت کا ذکر نہیں کیا گیا اس کے معنی مکمل نہیں ہوئے۔

فعل ناقص یہ ہیں: ہے۔ہیں۔ہوا۔ہوئے۔ہوگا۔ہوگی۔ہو گئیں۔تھا۔تھیں۔رہا۔بنا۔نکلا۔ہی وغیرہ

حرف

حرف: ایسا کلمہ جو اکیلا تو کوئی واضح معنی نہیں رکھتا لیکن جملے میں الفاظ کے باہمی ربط وغیرہ کے کام آتا ہے۔جیسے نمازی مسجد میں ہے۔اس جملے میں لفظوں کا تعلق ''میں'' کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے جوڑ ہو جائے اور ''میں'' حرف ہے۔

حرف کی قسمیں

حرف جار: وہ حرف ہے جو فعل کا تعلق فاعل کے ساتھ اور اسم کا خبر کے ساتھ ربط پیدا کرے۔اسے حرفِ جار یا جر کہتے ہیں۔جس اسم کے ساتھ وہ آتا ہے اسے اسم مجرور کہتے ہیں۔

حروف جار یہ ہیں: میں۔سے۔تک۔تلک۔اوپر۔پر۔لیے۔واسطے۔آگے۔پیچھے۔نیچے۔اندر۔باہر۔درمیان۔پاس وغیرہ۔

حرفِ عطف: وہ حرف ہے جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملا دے مثلاً قلم و کتاب میں ''و'' حرف عطف ہے۔حرف عطف سے پہلے اسم کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں۔

حروف عطف یہ ہیں: و۔اور۔پھر بعض لوگوں نے ''کر'' اور ''کے'' کو بھی حروف عطف میں شمار کیا ہے لیکن یہ صرف دو فعلوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔مثلاً سعید آیا اور کھانا کھا کر چلا گیا۔اسلم آ کے چلا گیا۔دوسرے عطف کا استعمال ایسے ہے۔شب و روز۔اسلم و محمود۔فوزیہ پھر ادیقہ۔

حروف علت: وہ حروف جو کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کریں جیسے: کیونکہ۔اس لیے۔بدیں سبب۔بنا بریں۔لہٰذا۔پس۔بایں وجہ۔تا کہ۔چنانچہ

حروف اضافت: وہ حروف ہیں جو دو اسموں کا آپس میں تعلق پیدا کریں مثلاً کا۔کے۔کی۔را۔رے۔ری۔

حرف بیان: وہ حرف ہے جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے۔وہ حرف ''کہ'' ہے۔مثلاً استاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق پڑھو۔

حروف تشبیہ: وہ حروف ہیں جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔جیسے: مانند۔طرح۔صورت۔جیسا۔ہو بہو۔مثل۔

حصہ نحو

کلام

کلام: دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کے مجموعے کو مرکب یا کلام کہتے ہیں۔ جیسے: میری کتاب۔ بچہ نیک ہے۔

مرکب یا کلام کی قسمیں

(۱) مرکب ناقص　(۲) مرکب تام

(۱) مرکب ناقص:

وہ مرکب ہے جس سے کہنے والے کا مقصد پورا نہ ہو اور بات سننے والے کی سمجھ میں پوری نہ آئے۔ جیسے: تیز گھوڑا۔ نیک آدمی۔ رات اور دن۔ ان مرکبات سے کہنے والے کا مقصد سننے والے کی سمجھ میں پوری طرح نہیں آتا۔

مرکب ناقص کی قسمیں

(۱) مرکب اضافی　(۲) مرکب توصیفی　(۳) مرکب عطفی　(۴) مرکب عددی
(۵) مرکب اشاری　(۶) مرکب جاری　(۷) مرکب تابع موضوع　(۸) مرکب تابع مہمل

(۱) مرکب اضافی:

دو اسموں میں تعلق پیدا کرنا اضافت کہلاتا ہے۔ مثلاً محمود کی کتاب۔ خدا کا بندہ۔ مدرسے کے لڑکے۔ ان تینوں مجموعوں میں کتاب کا تعلق محمود سے، بندہ کا تعلق خدا سے اور لڑکے کا تعلق مدرسے سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس سے تعلق پیدا کیا گیا ہے وہ مضاف الیہ اور جس کا تعلق پیدا کیا گیا ہے وہ مضاف کہلائے گا۔ اسی مضاف الیہ اور مضاف کے مجموعے کو **مرکب اضافی** کہتے ہیں اُردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔ عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ کا۔ کی۔ کے اضافت کی علامت ہیں۔

اضافت کی قسمیں

(۱) اضافت تملیکی　(۲) اضافت تخصیصی　(۳) اضافت توضیحی　(۴) اضافت ظرفی　(۵) اضافت بیانی
(۶) اضافت تشبیہی　(۷) اضافت استعاری　(۸) اضافت ابنی　(۹) اضافت بادنیٰ تعلق

(۱) اضافت تملیکی: ایسے دو لفظوں میں اضافت کرنا جن میں مضاف الیہ مالک اور مضاف مملوک ہو جیسے: ندیم کا گھر۔ فوزیہ کی کتاب۔ بادشاہ کا ملک۔

(۲) اضافت تخصیصی: جس میں مضاف الیہ کی وجہ سے مضاف خاص ہو جائے مثلاً آم کا درخت۔ مدرسے کا صحن۔

(۳) اضافت توضیحی: ایسے دو لفظوں کا مجموعہ جس میں مضاف الیہ کی وجہ سے مضاف کی وضاحت ہو جائے جیسے: جمعہ کا دن۔ رمضان کا مہینا۔

(۴) اضافت ظرفی: جس میں مضاف الیہ اور مضاف میں سے ایک ظرف دوسرا مظروف ہو جیسے: پانی کا کنواں۔ دودھ کا گلاس۔

(۵) اضافت بیانی: جس میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے بنا ہو جیسے چمڑے کا جوتا۔ مٹی کا برتن۔ سونے کی انگوٹھی۔

(۶) اضافت تشبیہی: مضاف الیہ اور مضاف میں تشبیہ کا تعلق ہو جیسے: غصے کی آگ۔ نظر کا تیر۔ زلف کا سانپ۔

(۷) اضافت استعاری: جس میں مضاف کو مضاف الیہ کا حصہ سمجھ لیا جائے لیکن حقیقت میں وہ اس کا جز نہیں ہوتا جیسے: عقل کے ناخن۔ ہوش کے قدم۔

(۸) اضافت ابنی: مضاف الیہ اور مضاف میں باپ، ماں یا بیٹے کا تعلق ہو جیسے: ابراہیم آزر۔ عیسیٰ مریم۔

(۹) اضافت بادنیٰ تعلق: جس میں مضاف الیہ اور مضاف میں معمولی تعلق ہو جیسے: ہمارا مدرسہ۔ تمھارا ملک۔ میرا محلّہ۔

(۲) مرکب توصیفی:

وہ مرکب ہے جس میں اسم کے ساتھ اس کی صفت بھی شامل ہو اس طرح صفت اور موصوف کے مجموعے کو مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ مثلاً شریف آدمی۔ ٹھنڈا پانی۔ اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے لیکن عربی اور فارسی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے جیسے: رجل کریم (شریف آدمی)۔ مرد بزرگ (بڑا آدمی)

(۳) مرکب عطفی:

وہ مرکب ہے جو دو اسموں کو آپس میں ملانے کا کام دیتا ہے۔ ان دو اسموں کو ملانے کے لیے اردو میں "اور" فارسی میں "و" استعمال ہوتا ہے۔ انھیں حروف عطف کہتے ہیں۔ حرف عطف سے پہلے آنے والے اسم کو معطوف الیہ اور بعد میں آنے والے اسم کو "معطوف" کہتے ہیں۔ اس طرح یہ مرکب معطوف الیہ، معطوف اور حرف عطف کا مجموعہ بھی کہلاتا ہے۔ مثلاً: اردو میں قلم اور دوات، سیب اور انگور اور فارسی میں صبح وشام۔ مرد و زن۔ شام وسحر۔ شب و روز وغیرہ مرکب عطفی ہیں۔

(۴) مرکب عددی:

وہ مرکب ہے جو کسی اسم کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے جیسے: گیارہ کتابیں۔ بیس آم۔ چالیس جوتے۔ ان میں گیارہ۔ بیس اور چالیس اسم عدد اور کتابیں۔ آم اور جوتے معدود ہیں اس طرح اسے اسم عدد اور اسم معدود کا مجموعہ بھی کہا جاتا ہے۔

(۵) مرکب اشاری:

وہ مرکب ہے جس میں کسی ایک اسم کے لیے دور یا نزدیک کا اشارہ پایا جائے۔ جیسے: یہ مسجد۔ وہ مدرسہ۔ ان میں "یہ" اور "وہ" اسم اشارہ ہیں۔ مسجد اور مدرسہ مشارٌ الیہ ہیں۔ اس طرح سے اسے اسم اشارہ اور اسم مشارٌ الیہ کے مجموعے کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

(۶) مرکب جاری:

یہ وہ مرکب ہ جس میں بات نامکمل ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی جاری ہو اس طرح یہ مرکب حرف جار اور اسم مجرور کا مجموعہ ہے جیسے: گھر میں۔ لاہور سے۔ پشاور تک۔ چھت پر۔ ان میں پر، تک، سے، حرف جار اور چھت، پشاور، لاہور، گھر اسم مجرور ہیں۔

(۷) مرکب تابع موضوع:

ایسے دو لفظوں کا مجموعہ جس میں ایک بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرے بامعنی لفظ بلاضرورت استعمال کیا جائے جیسے: دیکھ بھال۔ چال ڈھال۔ دانہ پانی۔ روکھی سوکھی اس مجموعے کو تابع موضوع کہتے ہیں۔

(۸) مرکب تابع مہمل:

ایسے دو لفظوں کا مجموعہ جس میں ایک بامعنی لفظ کے ساتھ دوسرا بےمعنی لفظ بلاضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً روٹی ووٹی، جھوٹ موٹ، خلط ملط۔ اس مجموعے میں بےمعنی لفظ تابع کہلاتا ہے اور بامعنی لفظ متبوع کو کہتے ہیں لہٰذا اس مجموعے کو مرکب تابعی بھی کہتے ہیں۔

مرکب تام

دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آجائے۔ جیسے: سعید آیا۔ اسلم نیک ہے۔

اسناد: کسی چیز کو دوسرے کے لیے ثابت کرنا جیسے: "سعید آیا" میں "آیا" کو سعید کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔ جسے ثابت کیا جائے مسند اور جس کے لیے ثابت کیا جائے وہ مسند الیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اسلم "نیک" ہے۔ اس جملے میں نیک مسند اور "اسلم" مسند الیہ ہے۔ مسند اسم اور فعل ہو سکتا ہے لیکن مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

مرکب تام کی قسمیں

(۱) جملہ انشائیہ (۲) جملہ خبریہ

(۱) جملہ انشائیہ:

وہ جملہ ہے جس میں فعل امر، فعل نہی، سوال، ندا، تمنا پائی جائے جیسے: تو سبق پڑھ۔ اسلم شرارت نہ کر۔ کیا سعید نے کتاب پڑھی۔ اے اللہ رحم کر۔ کاش میں محنت کرتا۔ یہ تمام جملے انشائیہ ہیں۔

(۲) جملہ خبریہ:

وہ جملہ جس میں کسی بات کی خبر دی جائے اور اس جملے کے بولنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں۔

جملہ خبریہ کی قسمیں

(۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ فعلیہ خبریہ

(۱) جملہ اسمیہ خبریہ:

وہ جملہ ہے جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں مثلاً سعید نیک ہے۔اس جملے میں "نیک" اسم صفت مسند اور "سعید" اسم مسند الیہ ہے۔

جملہ اسمیہ کے اجزا:

(۱) اسم یا مبتدا (۲) متعلق خبر (۳) خبر (۴) فعل ناقص

جیسے: سعید گھر میں موجود ہے۔اس جملے میں "سعید" اسم یا مبتدا ہے اور "گھر میں" متعلق خبر ہے۔"موجود" خبر "ہے" فعل ناقص ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ خبریہ:

وہ جملہ جس میں مسند فعل ہو اور مسند الیہ اسم ہو جیسے: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔اس جملے میں "لکھا" مسند فعل ہے "اسلم" مسند الیہ ہے۔

جملہ فعلیہ کے اجزا:

(۱) فعل (۲) فاعل (۳) مفعول (۴) متعلق فعل

جیسے: اسلم نے قلم سے خط لکھا۔اس جملے میں لکھا "فعل" ہے۔اسلم "فاعل" خط "مفعول" اور قلم سے "متعلق فعل" ہے۔

ترکیب نحوی

جملے کے اجزا کو الگ الگ کرنا اور ان کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ترکیب نحوی کہلاتا ہے۔

اُردو گرامر کے قواعد ایک نظر میں

نمبر شمار	قواعد	مثالیں
1	کلمہ	قلم۔کتاب۔پانی۔روٹی۔میز۔کھانا
2	مہمل	ولم۔وتاب۔وانی۔ویز۔وانا
3	اسم	محمود۔لاہور۔پنکھا۔استاد۔روشنی۔صبح۔دوپہر۔شام۔وہ۔وہاں
4	فعل	آیا۔جاتا تھا۔لکھے گا۔
5	حرف	میں۔سے۔تک۔کا۔کے۔کی۔سا۔سے۔سی۔طرح۔مانند۔جیسا۔جیسی
6	اسم جامد	اینٹ۔درخت۔چٹان۔دولت۔چٹائی
7	اسم مصدر	آنا۔جانا۔چلنا۔دوڑنا۔ہنسنا۔رونا۔بھاگنا۔سونا۔جاگنا۔اچھلنا۔کودنا۔رلانا۔بھگانا۔اچھالنا۔چلانا۔ہنسانا۔سمیٹنا۔سکیڑنا۔
8	اسم مشتق	لکھائی۔پڑھائی۔لکھنے والا۔پڑھنے والا۔
9	اسم نکرہ/اسم عام	آدمی۔مدرسہ۔آم۔کتاب۔پہاڑ۔شہر۔
10	اسم معرفہ/اسم خاص	کوہ ہمالیہ۔بانگ درا۔لاہور۔فیصل آباد۔محمود غزنوی۔پاکستان۔لیاقت علی خان۔
11	اسم علم	شاعر مشرق۔غالبؔ۔مٹھو۔ابن قاسم۔شمس العلماء۔
12	خطاب	رستم زماں۔شمس العلماء۔خان بہادر۔نشان حیدر۔
13	لقب	موسیٰ کلیم اللہ۔عیسیٰؑ روح اللہ۔قائد اعظمؒ۔قائد ملتؒ۔حکیم الامت۔مادر ملتؒ۔صدیقؓ۔فاروقؓ۔
14	تخلص	ذوقؔ۔غالبؔ۔حالیؔ۔حسرتؔ۔فیضؔ۔جوشؔ

15	کنیت	ابن خطابؓ۔ ابن مریمؑ۔ ابوالقاسمؐ۔ابوترابؓ۔ابو ہریرہؓ۔ ابوحفصہ
16	عرف	پپو ۔مٹھو۔ چندا۔ مون۔چیدا۔شیدا۔ا کی۔بگا۔گو۔لنگڑا ۔گونگا ۔چھوٹو ۔لمبو۔ میاں۔کلو۔منی
17	اسم ضمیر	وہ۔اس۔ انھوں۔تو۔تم۔ میں۔ ہم۔انھیں۔تجھے۔ہمیں۔مجھے۔اس کا۔ ان کا۔ تیرا۔ تمھارا۔ ہمارا۔
18	اسم اشارہ	یہ۔ وہ۔یہاں۔وہاں۔
19	اسم موصول/ضمیر موصولہ	جسے۔جو۔جوکوئی۔ جس۔جنہوں۔جنہیں۔جوکچھ۔ جوچیز۔جن۔جن کو۔ جونسا۔ جونسی۔جونسے۔
20	اسم تصغیر/مُصغّر	دیگچی۔باغیچہ۔ پیالی۔غالیچہ۔بچھ نگڑا۔ ڈھولک۔مردوا۔ پگڑی۔مکھڑا۔
21	اسم مکبر	شہنشاہ۔ شاہتوت۔شہتیر۔ شاہ رگ۔شاہ سوار۔ شہ زور۔ شہ پر(بڑاپر)۔پگڑ ۔گھڑ ۔ چھتر۔ شاہکار۔
22	اسم ظرفِ زماں	صبح۔شام۔دوپہر۔رات۔دن۔سال۔مہینہ۔ ہفتہ ۔منٹ ۔سیکنڈ۔آج۔کل
23	اسم ظرفِ مکاں	مسجد ۔مدرسہ۔گھر۔اسٹیشن۔سبزی منڈی۔نمکدان۔ شفاخانہ۔عیدگاہ۔ کتب خانہ۔ تارگھر۔ ڈاک خانہ۔
24	اسم آلہ	مقراض (قینچی)۔مسطر(فٹ رول/پیمانہ)۔قلم تراش (چاقو)۔مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) چھڑی۔تلوار۔ بندوق
25	اسم صوت	سائیں سائیں (ہوا کی آواز)۔ کائیں کائیں (کوے کی آواز)۔ چھم چھم (بارش کی آواز)۔غٹرغوں (کبوتر کی آواز)۔ ٹن ٹن (گھنٹے کی آواز)۔ کوکو(کوئل کی آواز)
26	اسم جمع	فوج۔لشکر۔ جماعت۔گروہ۔ ہجوم۔ ریوڑ ۔کارواں۔قافلہ۔گلدستہ۔گچھا۔جھنڈ
27	صفتِ اصلی/ذاتی/مشبہ	نیک ۔بد۔دلیر۔کالا۔گورا۔شریف۔بخیل۔رذیل ۔سرخ ۔سیاہ۔ خوبصورت ۔ سعادت مند۔ خانہ بدوش۔ دیانت دار ۔بت شکن ۔دوراندیش ۔خیرخواہ ۔ہنس مکھ ۔بدشکل ۔تیز ۔اچھا ۔بُرا ۔سُست
28	صفتِ نسبتی	لاہوری۔ عربی ۔قصوری ۔گولڑوی ۔بھیروی ۔ڈسکوی ۔شاگردانہ ۔اُستادانہ ۔عالمانہ۔نورانی ۔روحانی ۔رنگین ۔سنگین ۔نمکین ۔مکی ۔مدنی ۔مٹیالا ۔جیالا۔شرمیلا ۔رنگیلا ۔زہریلا
29	اسم معاوضہ	پسوائی۔دھلائی ۔رنگوائی ۔لگوائی ۔اُٹھوائی۔
30	اسم استفہام	کیا۔ کون ۔کب ۔کیسا ۔کونسا ۔کتنا ۔کتنی ۔کہاں ۔کیسا ۔کیسی ۔کیوں۔
31	اسم حاصل /اسم کیفیت	آہٹ۔لڑائی ۔دباؤ۔جلن۔چلن ۔دکھن ۔دکھ۔لگن۔چبھن ۔دوڑ۔چاہ ۔بھاگ ۔جھکاؤ۔بہاؤ۔ملاوٹ ۔گراوٹ ۔بناوٹ ۔سجاوٹ ۔گھبراہٹ ۔مسکراہٹ ۔لڑکپن ۔بچپن اپنائیت ۔چاہت ۔چال ۔گفتگو ۔جستجو۔آمد ورفت ۔آزمائش۔پیمائش۔شرافت۔جہالت۔حماقت۔علم۔عمل ۔
32	اسم فاعل	پڑھنے والا ۔لکھنے والا۔لٹھیرا۔لکڑہارا۔رکھوالا۔حلوائی۔دھوبی۔موچی ۔جوہری۔سنار۔پجاری ۔بھکاری ۔بھٹیارا ۔سپیرا۔گھسیارا۔ڈاکو۔جیب کترا۔چور۔ڈاکیا۔کھلاڑی۔گویا۔راہنما۔سرمایہ دار۔کتب فروش۔خیرخواہ۔باغبان ۔توپچی۔طلب گار۔باشندہ۔دانشور۔جادوگر۔گھڑی ساز۔خدمت گار۔پرہیزگار۔خادم۔حاکم۔عادل۔رازق ۔خالق ۔ملازم۔محافظ ۔مجاہد۔مسافر۔مناظر۔مونس۔محسن۔موجد۔مشفق۔
33	اسم مفعول	لکھا ہوا۔پڑھا ہوا۔نکٹا (ناک کٹا ہوا)۔کن چھدا (کان میں سوراخ کیا ہوا)۔بیاہتا (شادی کی ہوئی)۔دُکھی (ستایا ہوا)۔اندوختہ (جمع کیا ہوا)۔آزمودہ (آزمایا ہوا)۔شنیدہ (سنا ہوا)۔مظلوم۔مخلوق۔معلوم۔مقتول ۔مقتدر۔منتشر۔منتظر۔منتخب۔

34	اسم حالیہ	ہنستا ہوا۔ پڑھتے ہوئے ۔روتے روتے ۔گرتے گرتے ۔ٹہلتے ٹہلتے ۔لکھا ہوا۔
35	فعل ماضی	حامد آیا۔ندیم گیا۔فریدہ خط لکھتی تھی ۔
36	ماضی مطلق	وہ آیا ۔تم گئے ۔ندیم نے خط لکھا۔فریدہ نے سبق پڑھا۔
37	ماضی قریب	ندیم آیا ہے۔فرح گئی ہے۔اسلم نے کھانا کھایا ہے ۔
38	ماضی بعید	مقیم نے خط لکھا تھا۔اسلم نے کھانا کھایا تھا۔اکرم آیا تھا۔وہ گیا تھا۔
39	ماضی شکیہ	اس نے خط لکھا ہوگا۔ حامد آیا ہوگا۔ اکرم گیا ہوگا۔
40	ماضی تمنائی	کاش وہ محنت کرتا ۔ندیم نے سبق پڑھا ہوتا ۔ اگر وہ گھر گیا ہوتا ۔ اگر وہ آتا ۔اگر وہ پڑھتا ۔
41	ماضی استمراری	وہ دوڑتا تھا۔ ندیم سبق پڑھتا تھا۔ اکرم دوڑ رہا تھا۔
42	فعل حال	فوزیہ کتاب پڑھتی ہے۔فریدہ مضمون لکھ رہی ہے۔ مالی پودوں کو پانی دے رہا ہے۔لڑکیاں ہنس رہی ہیں۔ اسلم کھانا کھاتا ہے۔
43	فعل مستقبل	رضوان ملتان آجائے گا۔ ندیم سبق پڑھے گا۔بچے کھیلتے رہیں گے۔
44	فعل مضارع	عدنان آئے ۔ وہ کھانا کھائے ۔ ندیم سبق پڑھے ۔
45	فعل امر	تو آ۔ تم کھاؤ۔ تم کتاب پڑھو۔ تم خط لکھو۔
46	فعل نہی	تو نہ جا۔ تم مت آؤ۔ تم خط نہ لکھو۔تم مت جاؤ۔
47	فعل لازم	ندیم ہنسا۔ گھوڑا دوڑا۔ بادل گرجا۔ شیر دھاڑا۔
48	فعل متعدی	اُستاد نے سبق پڑھایا۔ حامد نے نماز پڑھی۔ اکرم ہاکی کھیلے گا۔
49	فعل تام	سعید آیا۔ اسلم نے خط لکھا۔
50	فعل ناقص	ہے۔ ہیں۔ ہوا۔ ہوئے۔ ہوگا۔ ہوگی۔ ہوگئیں۔ تھا۔ تھی۔ تھیں۔ رہا۔ بنا۔ نکلا۔ سہی۔
51	فعل معروف	طاہرہ آئی۔ حامد گیا۔ ارشد نے نماز پڑھی۔
52	فعل مجہول	خط لکھا گیا۔ کتاب پڑھی گئی۔
53	حرف عطف	و ۔ اور ۔ پھر ۔ کر ۔ کے ۔ نیز
54	حرفِ علت	کیونکہ۔اس لیے۔بدیں سبب ۔بنابریں۔ لہٰذا ۔ پس ۔بایں وجہ ۔تا کہ ۔چنانچہ
55	حرف اضافت	کا ۔کے ۔کی ۔را ۔رے ۔ری۔
56	حرف بیان	کہ
57	حرف تشبیہ	جیسا ۔جیسے ۔مانند ۔طرح ۔صورت ۔ہوبہو ۔مثل
58	مرکب توصیفی	شریف آدمی۔ ٹھنڈا پانی۔ رجل کریم (شریف آدمی) ۔ مرد بزرگ (بڑا آدمی)۔ سرخ پھول۔ سیاہ رات۔ نیک لڑکا۔ نرم بستر۔ انار شیریں۔ شب تاریک۔ روز روشن۔ آبِ خنک

59	مرکب اضافی	محمود کی کتاب ۔خدا کا بندہ۔ مدرسے کے لڑکے۔ بادشاہ کا ملک ۔آم کا درخت۔ مدرسے کا صحن ۔ جمعہ کا دن۔ رمضان کا مہینہ۔ پانی کا کنواں ۔دودھ کا گلاس ۔چمڑے کا جوتا ۔مٹی کا برتن ۔سونے کی انگوٹھی ۔غصے کی آگ ۔نظر کا تیر۔زلف کا سانپ۔عقل کے ناخن ۔ہوش کے قدم ۔ابراہیم آزر۔عیسیٰ مریم ۔ہمارا مدرسہ۔تمھارا ملک ۔میرا محلّہ ۔ عشق رسولؐ ۔دیوانِ غالب ۔رسولؐ خدا ۔ترانۂ ملی ۔کتابِ نور۔شاعرِ پاکستان ۔خادمِ قوم ۔وادیٔ کشمیر۔
60	اسم ذات	محمود ۔قلم ۔دولت ۔کتاب
61	حرف جار	میں ۔سے ۔تک ۔تلک ۔اُوپر۔پر۔لیے۔واسطے ۔آگے ۔پیچھے ۔اندر ۔باہر۔درمیان ۔پاس۔
62	مرکب عطفی	قلم اور دوات ۔سیب اور انگور۔صبح و شام ۔مرد و زن ۔شام و سحر۔شب و روز۔نیک و بد ۔دین و دنیا۔جسم و جاں ۔میز اور کرسی ۔دریا اور سمندر۔کاغذ اور قلم ۔
63	مرکب عددی	گیارہ کتابیں ۔بیس آم ۔چالیس جوتے ۔پانچ نمازیں ۔سات دن ۔دس مہمان ۔
64	مرکب اشاری	یہ مسجد۔وہ مدرسہ ۔وہ درخت ۔وہ عمارت ۔یہ کتاب ۔یہ میز۔
65	مرکب جاری	لاہور سے پشاور تک ۔چھت پر۔بچوں سمیت ۔گھر میں ۔بازار سے۔
66	مرکب تابع موضوع	دیکھ بھال ۔چال ڈھال ۔دانہ پانی ۔روکھی سوکھی ۔بھاگ دوڑ۔رونا دھونا ۔چیخ پکار۔
67	مرکب تابع مہمل	روٹی ووٹی ۔جھوٹ موٹ ۔غلط ملط ۔چائے وائے ۔کھانا وانا ۔پان وان ۔

☆-----------☆-----------☆